Gohar-e-Tahqeeq

HEC "Y" Category

ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935

Vol. 05, Issue. 01, June 2026

Page. 132-146

رانا سہیل خاں

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، امپیریل کالج آف بزنس اسٹڈیز، لاہور

ڈاکٹر عبدالستار نیازی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، امپیریل کالج آف بزنس اسٹڈیز، لاہور

پروین شاکر کی شاعری میں تانیثی شعور: ایک تنقیدی مطالعہ

Feminist Consciousness in the Poetry of Parveen Shakir: A Critical Stud

Abstract

This study critically examines feminist consciousness in the poetry of Parveen Shakir, one of the most distinguished voices in modern Urdu literature. It explores how her poetic discourse challenges patriarchal structures by foregrounding women's identity, emotional autonomy, self-awareness, and social experiences. Employing a qualitative and analytical approach, the study investigates selected poems to demonstrate that Shakir redefines the traditional image of women in Urdu poetry by presenting them as conscious, independent, and intellectually vibrant individuals rather than passive subjects of male perception. Her poetry reflects themes of love, loneliness, identity, resistance, dignity, and emotional freedom within the socio-cultural context of Pakistani society. The research further highlights the aesthetic and ideological dimensions of her feminist expression, emphasizing that her poetic vision is characterized by subtle resistance, refined artistic expression, and profound psychological insight rather than overt political activism. The study concludes that Parveen Shakir significantly enriched Urdu feminist poetry by articulating women's inner experiences and contributing to the evolution of feminist literary discourse in Urdu.

Keywords: Parveen Shakir, Feminist Consciousness, Feminism, Urdu Poetry, Women's Identity, Patriarchy, Gender Studies, Feminist Literary Criticism.

تانیثیت بیسویں صدی کی ایک اہم فکری اور تنقیدی تحریک ہے جس نے عورت کی شناخت، سماجی حیثیت، حقوق اور اظہارِ ذات کے مسائل کو علمی و ادبی مباحث کا حصہ بنایا۔ تانیثی فکر بنیادی طور پر اس تصور کے خلاف مزاحمت کرتی ہے جس میں عورت کو محض ایک سماجی کردار یا مرد کی نسبت سے پہچانا جاتا ہے۔ اس تحریک نے عورت کو ایک خود مختار فرد کی حیثیت سے دیکھنے اور اس کے تجربات، احساسات اور مسائل کو اہمیت دینے پر زور دیا۔ ادب میں تانیثیت نے تخلیقی اظہار کے نئے زاویے پیدا کیے اور عورت کے داخلی احساسات، جذباتی تجربات اور معاشرتی

Gohar-e-Tahqeeq

HEC "Y" Category

ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935

Vol. 05, Issue. 01, June 2026

Page. 132-146

مسائل کو موضوعِ بحث بنایا۔ اُردو ادب میں تانیثی شعور کا آغاز اگرچہ تدریجی طور پر ہوا، تاہم جدید دور میں خواتین لکھاریوں نے عورت کے وجود، شناخت اور آزادی کے مسائل کو زیادہ واضح انداز میں پیش کیا۔ اُردو شاعری میں خواتین کے جذبات اور تجربات پہلے بھی موجود تھے، لیکن زیادہ تر ان کی ترجمانی مرد شعرا کے زاویۂ نظر سے ہوتی تھی۔ جدید دور کی شاعرات نے پہلی بار عورت کے احساسات، خواہشات، محرومیوں اور سماجی تجربات کو اپنی ذات کے حوالے سے بیان کیا۔ اس طرح اُردو شاعری میں ایک نئی نسائی آواز کا ظہور ہوا۔

پروین شاکر اسی نسائی شعری روایت کی ایک اہم اور منفرد آواز ہیں جنھوں نے اُردو شاعری میں عورت کے جذبات، احساسِ محرومی، محبت، خودداری اور سماجی مسائل کو نہایت لطیف مگر مؤثر انداز میں پیش کیا۔ ان کی شاعری میں عورت محض محبوبہ یا محبت کی علامت نہیں بل کہ ایک مکمل شخصیت، حساس انسان اور شعوری وجود کے طور پر سامنے آتی ہے۔ پروین شاکر نے عورت کے ان جذبات کو زبان دی جنھیں روایتی معاشرتی اقدار کے باعث اکثر نظر انداز کیا جاتا رہا۔ پروین شاکر کی شاعری میں محبت ایک اہم موضوع ضرور ہے، لیکن یہ محبت روایتی تصورِ عشق سے مختلف ہے۔ ان کے ہاں عورت اپنے جذبات کے اظہار میں آزاد نظر آتی ہے اور اپنی ذات، خواہشات اور احساسات کو اہمیت دیتی ہے۔ یہی پہلو ان کی شاعری کو تانیثی تناظر میں اہم بناتا ہے۔ ان کی نظموں اور غزلوں میں عورت کی داخلی دنیا، سماجی بندشیں، رشتوں کی پیچیدگیاں اور شناخت کے مسائل نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ اس حوالے سے شعر دیکھیے:

وہ مجھ کو برف کے طوفان میں کیسے چھوڑ گیا
ہوائے سرد میں بھی جب میری حفاظت کی(۱)

تانیثیت ایک ایسا فکری، سماجی اور تنقیدی نظریہ ہے جس کا بنیادی مقصد عورت کی شناخت، مساوی حقوق، سماجی حیثیت اور آزادیِ اظہار کو تسلیم کرنا ہے۔ یہ نظریہ اس سماجی نظام پر تنقید کرتا ہے جس میں عورت کو تاریخی طور پر ثانوی حیثیت دی گئی اور زندگی کے مختلف شعبوں میں مرد کو بالادست مقام حاصل رہا۔ تانیثیت عورت کو محض ایک صنفی وجود کے بجائے ایک مکمل انسانی شخصیت کے طور پر تسلیم کرنے پر زور دیتی ہے۔ ادبی تنقید میں تانیثیت نے ادب کے مطالعے کے نئے زاویے متعارف کروائے۔ تانیثی تنقید کا مقصد صرف خواتین کے لکھے ہوئے ادب کا جائزہ لینا نہیں بل کہ ادب میں عورت کی نمائندگی، نسائی تجربات، صنفی رویوں اور طاقت کے تعلقات کا مطالعہ بھی ہے۔ اس تنقید کے ذریعے یہ سوال اٹھایا گیا کہ ادب میں عورت کو کس نظر سے پیش کیا گیا ہے؟ کیا عورت کی آواز کو حقیقی اظہار کا موقع ملا یا اسے مردانہ نقطۂ نظر کے تحت محدود کر دیا گیا؟

Gohar-e-Tahqeeq

HEC "Y" Category

ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935

Vol. 05, Issue. 01, June 2026

Page. 132-146

مغربی ادب میں تانیثی فکر کی بنیاد اٹھارہویں صدی میں نظر آتی ہے، تاہم بیسویں صدی میں اس نے ایک منظم نظریاتی تحریک کی صورت اختیار کی۔ میری وول اسٹون کرافٹ (Mary Wollstonecraft) کی کتاب "A Vindication of the Rights of Woman" نے عورت کے حقوق کے حوالے سے بنیادی فکری بحث کا آغاز کیا۔ بعد ازاں سیمون دی بووار (Simone de Beauvoir) کی معروف تصنیف "The Second Sex" نے عورت کی سماجی تشکیل اور شناخت کے مسائل کو نئے زاویے سے پیش کیا۔ ایلین شووالٹر (Elaine Showalter) نے تانیثی ادبی تنقید کو مزید وسعت دی اور خواتین کے ادبی تجربات کے مطالعے پر زور دیا۔ اُردو ادب میں تانیثی شعور کا اظہار مختلف ادوار میں مختلف صورتوں میں سامنے آیا۔ ابتدائی دور میں خواتین کے مسائل زیادہ تر اصلاحی ادب کے ذریعے بیان ہوئے، جب کہ جدید دور میں خواتین قلم کاروں نے عورت کی ذات، احساسات، خواہشات اور سماجی مشکلات کو براہِ راست موضوع بنایا۔ اُردو افسانے اور شاعری میں عصمت چغتائی، قرۃ العین حیدر، فہمیدہ ریاض، کشور ناہید اور پروین شاکر جیسی تخلیق کاروں نے عورت کے مسائل کو نئے فکری تناظر میں پیش کیا۔ اُردو شاعری میں تانیثی شعور کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ خواتین شعرا نے عورت کے داخلی احساسات کو اپنی ذات کے تجربے کے ساتھ بیان کیا۔ انھوں نے محبت، تنہائی، محرومی، سماجی پابندیوں اور شناخت کے مسائل کو محض جذباتی موضوعات کے طور پر نہیں بل کہ ایک سماجی اور فکری مسئلے کے طور پر پیش کیا۔ پروین شاکر کی شاعری اسی روایت کی ایک اہم کڑی ہے جہاں عورت اپنی ذات، احساس اور تجربے کے ساتھ شعری اظہار حاصل کرتی ہے۔ ایک شعر ملاحظہ کیجیے:

اب نہ پوچھوں گی میں کھوئے ہوئے خوابوں کا پتہ
وہ اگر آئے تو کچھ بھی نہ بتانے آئے(۲)

اس طرح تانیثیت نہ صرف عورت کے حقوق کی تحریک ہے بل کہ ادب میں ایک ایسا تنقیدی زاویہ بھی ہے جو تخلیقات کو صنفی، سماجی اور ثقافتی تناظر میں سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ پروین شاکر کی شاعری کا تانیثی مطالعہ اسی فکری پس منظر میں کیا جا سکتا ہے، جہاں ان کی شاعری عورت کے احساسِ ذات، شناخت اور معاشرتی تجربات کی ترجمان بن کر سامنے آتی ہے۔

پروین شاکر اُردو شاعری کی ایک منفرد اور توانا آواز تھیں جنھوں نے کم عرصے میں اپنی الگ شعری شناخت قائم کی۔ وہ 24۔ نومبر ۱۹۵۲ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ انھوں نے اُردو ادب اور انگریزی ادب میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور تدریس و سرکاری ملازمت سے وابستہ رہیں۔ ان کا پہلا شعری مجموعہ "خوشبو "۱۹۷۶ء میں شائع ہوا، جس نے انھیں اُردو ادب میں نمایاں مقام عطا کیا۔ پروین شاکر کا تعلق اس عہد سے تھا جب

Gohar-e-Tahqeeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

معاشرتی، سیاسی اور ثقافتی سطح پر تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔ انھوں نے اپنی شاعری میں عورت کے جذبات، محبت، تنہائی، سماجی رویوں اور شناخت کے مسائل کو نہایت حساس انداز میں پیش کیا۔ ان کی شاعری میں روایت اور جدت کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ ایک چھوٹی سی نظم "واہمہ" دیکھیے:

تمہارا کہنا ہے
تم مجھے بے پناہ شدت سے چاہتے ہو
تمہاری چاہت
وصال کی آخری حدوں تک
مرے۔۔۔ فقط میرے نام ہو گی
مجھے یقیں ہے۔۔۔ مجھے یقیں ہے
مگر قسم کھانے والے لڑکے!
تمہاری آنکھوں میں ایک تل ہے!(۳)

پروین شاکر کے فکری پس منظر میں عورت کی خود آگاہی، جذباتی آزادی اور اپنی ذات کے اظہار کا عنصر نمایاں ہے۔ انھوں نے عورت کو محض محبوبہ کے کردار تک محدود نہیں رکھا بل کہ اسے ایک باشعور اور احساس رکھنے والی شخصیت کے طور پر پیش کیا۔ یہی خصوصیت ان کی شاعری کو تانیثی مطالعے کے لیے اہم بناتی ہے۔ پروین شاکر کی شاعری میں تانیثی شعور ایک بنیادی فکری عنصر کے طور پر موجود ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کو محض حسن، محبت یا جذبات کی علامت نہیں بنایا گیا بل کہ اسے ایک مکمل انسانی وجود کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو اپنی ذات، احساسات، خواہشات اور مسائل کا شعور رکھتی ہے۔ پروین شاکر نے عورت کے داخلی تجربات کو اپنی شاعری کا موضوع بنا کر اُردو ادب میں نسائی اظہار کو ایک نئی جہت عطا کی۔ روایتی اُردو شاعری میں عورت کا تصور زیادہ تر مرد شاعر کے نقطۂ نظر سے تشکیل پاتا رہا، جہاں عورت محبوبہ کے کردار تک محدود نظر آتی ہے۔ پروین شاکر نے اس روایت کو بدلتے ہوئے عورت کو اپنی آواز عطا کی۔ ان کی شاعری میں عورت خود بولتی ہے، اپنے جذبات کا اظہار کرتی ہے اور اپنی ذات کے مسائل کو خود بیان کرتی ہے۔ یہی پہلو ان کی شاعری کو تانیثی تناظر میں اہم بناتا ہے۔ پروین شاکر اپنے مجموعے "صد برگ" کے پیش لفظ (یعنی رزقِ ہوا) میں اپنے خاندان کے بارے میں لکھتی ہیں:

> "میرا گناہ یہ ہے کہ میں ایک ایسے قبیلے میں پیدا ہوئی، جہاں سوچ رکھنا جرائم میں شامل ہے، مگر قبیلے والوں سے بھول یہ ہوئی کہ انھوں نے مجھے پیدا ہوتے ہی زمین میں نہیں گاڑا (اور اب مجھے دیوار میں چن دینا اُن

Gohar-e-Tahqeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

کے لیے اخلاقی طور پر آسان نہیں رہا!)، مگر وہ اپنی بھول سے بے خبر نہیں، سو اب میں ہوں اور ہونے پر مجبوری کا اندھا کنواں جس کے گرد گھومتے گھومتے میرے پاؤں پتھر کے ہو گئے ہیں اور آنکھیں پانی کی۔ کیونکہ میں نے لڑکیوں کی طرح کھوپے پہننے سے انکار کر دیا تھا اور انکار کرنے والوں کا انجام بھی اچھّا نہیں ہُوا"(۴)

پروین شاکر کی شاعری میں عورت کی جذباتی دنیا، تنہائی، محبت، انتظار، محرومی اور رشتوں کی پیچیدگیوں کو نہایت حساس انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان کے ہاں عورت کمزور اور بے اختیار کردار نہیں بل کہ ایک باشعور فرد ہے جو اپنے جذبات کو سمجھتی اور اپنی شناخت قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ محبت میں بھی اپنی ذات کی نفی نہیں کرتی بل کہ اپنے وجود اور احساسات کی اہمیت کو برقرار رکھتی ہے۔ ان کی شاعری میں تانیثی شعور کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ عورت کے سماجی تجربات کو محض ذاتی دکھ کے طور پر نہیں بل کہ معاشرتی رویوں کے تناظر میں دیکھتی ہیں۔ عورت پر عائد پابندیاں، معاشرتی توقعات اور صنفی رویے ان کی شاعری میں مختلف صورتوں میں نمایاں ہوتے ہیں۔ تاہم پروین شاکر کی تانیثیت احتجاجی نعرے کے بجائے احساس، شعری لطافت اور فکری گہرائی کے ساتھ سامنے آتی ہے۔ ایک مختصر نظم "ضد" میں انداز دیکھیے:

میں کیوں اس کو فون کروں!
اس کے بھی تو علم میں ہو گا
کل شب
موسم کی پہلی بارش تھی!(۵)

پروین شاکر کی شاعری میں تانیثی شعور عورت کی خود آگاہی، شناخت، جذباتی آزادی اور سماجی شعور کا آئینہ دار ہے۔ انھوں نے اُردو شاعری میں نسائی تجربے کو ایک نئی آواز دی اور عورت کے احساسات کو ادبی وقار عطا کیا۔ جذباتی آزادی اور احساسات کی ایک مثال ان اشعار میں دیکھیے:

جانے کب تک تری تصویر نگاہوں میں رہی
ہو گئی رات ترے عکس کو تکتے تکتے
میں نے پھر تیرے تصور کے کسی لمحے میں
تیری تصویر پہ لب رکھ دیے آہستہ سے!(۶)

Gohar-e-Tahqeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

پروین شاکر کی شاعری کا ایک اہم پہلو عورت کی شناخت اور خود آگاہی کا اظہار ہے۔ ان کے شعری جہان میں عورت محض کسی رشتے یا سماجی کردار کے حوالے سے پہچانی جانے والی ہستی نہیں بل کہ ایک مکمل شخصیت کے طور پر سامنے آتی ہے۔ وہ اپنی ذات، جذبات، خواہشات اور تجربات کا شعور رکھتی ہے اور اپنی شناخت قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ پروین شاکر نے عورت کے ان احساسات کو شعری اظہار دیا جو طویل عرصے تک معاشرتی پابندیوں کے باعث دبے رہے۔ ان کی شاعری میں عورت اپنی خوشیوں، دکھوں، محبتوں اور محرومیوں کو خود بیان کرتی ہے۔ یہ خود اظہار دراصل عورت کی ذہنی آزادی اور اپنی ذات کے اعتراف کی علامت ہے۔ ان کے ہاں عورت کی شناخت صرف محبت یا تعلقات سے وابستہ نہیں بل کہ اس کی اپنی انفرادی حیثیت بھی اہم ہے۔ پروین شاکر کی شاعری میں عورت اپنی پسند، ناپسند، جذبات اور فیصلوں کے ساتھ ایک خود آگاہ وجود کے طور پر نظر آتی ہے۔ وہ معاشرتی رویوں کو سمجھتی ہے اور اپنی ذات کے احترام کو بنیادی اہمیت دیتی ہے۔ پروین شاکر کی شاعری میں خود آگاہی کا یہ عنصر خاص طور پر اس وقت نمایاں ہوتا ہے جب عورت اپنے جذبات کے اظہار کے ساتھ ساتھ اپنی عزتِ نفس اور انفرادی آزادی کا احساس بھی رکھتی ہے۔ ان کی شاعری میں عورت محبت کرتی ہے، لیکن محبت میں اپنی شناخت کو ختم نہیں کرتی؛ وہ رشتوں کو اہمیت دیتی ہے مگر اپنی ذات کی قیمت پر نہیں۔ اسی وجہ سے پروین شاکر کی شاعری اُردو ادب میں نسائی شناخت کے اظہار کی ایک اہم مثال قرار دی جاتی ہے۔ انھوں نے عورت کے داخلی شعور، احساسِ ذات اور خود آگاہی کو شعری زبان عطا کر کے اُردو شاعری میں ایک منفرد مقام حاصل کیا۔ چند مصرعے دیکھیے:

دعا تو جانے کون سی تھی
ذہن میں نہیں
بس اتنا یاد ہے
کہ دو ہتھیلیاں ملی ہوئی تھی
جن میں ایک میری تھی
اور ایک تمہاری!(۷)

پروین شاکر کی شاعری میں محبت ایک بنیادی موضوع ہے، لیکن ان کے ہاں محبت کا تصور روایتی اُردو شاعری سے مختلف اور منفرد ہے۔ روایتی شاعری میں عورت اکثر محبوبہ کے کردار میں خاموش اور غیر فعال نظر آتی ہے، جب کہ پروین شاکر نے عورت کو محبت کے تجربے میں ایک فعال اور باشعور کردار کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کی شاعری میں عورت اپنے جذبات کا اظہار کرتی ہے، محبت کو محسوس کرتی ہے اور اپنے

Gohar-e-Tahqeeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

تجربات کو اپنی آواز میں بیان کرتی ہے۔ پروین شاکر کے نزدیک محبت محض رومانوی جذبہ نہیں بل کہ انسانی احساسات، تعلقات اور داخلی کیفیات کا ایک پیچیدہ تجربہ ہے۔ ان کی شاعری میں محبت کی خوشی کے ساتھ ساتھ انتظار، محرومی، تنہائی اور جدائی کے احساسات بھی موجود ہیں۔ وہ محبت کو عورت کے جذباتی وجود سے جوڑتی ہیں اور اس کے ذریعے عورت کی داخلی دنیا کو نمایاں کرتی ہیں۔ ان کی شاعری کا تانیثی پہلو یہ ہے کہ عورت محبت میں صرف محبوب کی خواہشات کا تابع کردار نہیں بل کہ اپنے جذبات اور احساسات رکھنے والی شخصیت ہے۔ وہ محبت میں اپنی خوشی، دکھ اور توقعات کو اہمیت دیتی ہے۔ پروین شاکر نے عورت کے جذباتی تجربے کو وقار عطا کیا اور یہ دکھایا کہ عورت کا احساسِ محبت بھی اتنا ہی اہم اور معتبر ہے جتنا مرد کا۔

پروین شاکر کے ہاں محبت عورت کی کمزوری نہیں بل کہ اس کی حساسیت، شعور اور انسانی کیفیت کا اظہار ہے۔ ان کی شاعری میں عورت محبت کرتی ہے مگر اپنی خودداری اور شناخت کو برقرار رکھتی ہے۔ یہی پہلو ان کی شاعری کو تانیثی فکر سے جوڑتا ہے۔ پروین شاکر نے محبت کے موضوع کو محض رومانوی سطح تک محدود نہیں رکھا بل کہ اسے عورت کی شناخت، خود آگاہی اور جذباتی آزادی کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ ان کا یہ انداز اُردو شاعری میں نسائی احساس کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نظم "گئے جنم کی صدا" میں ان کا انداز دیکھیے:

وہ ایک لڑکی
کہ جس سے شاید میں ایک پل بھی نہیں ملی ہوں
میں اس کے چہرے کو جانتی ہوں
کہ اس کا چہرہ
تمہاری نظموں تمہاری گیتوں کی چلمنوں سے ابھر رہا ہے
یقین جانو
مجھے یہ چہرہ تمہارے اپنے وجود سے بھی عزیز تر ہے
کہ اس کی آنکھوں میں
چاہتوں کے وہی سمندر چھپے ہیں
جو میری اپنی آنکھوں میں موجزن ہیں
وہ تم کو اک دیوتا بنا کر، مری طرح پوجتی رہی ہے

Gohar-e-Tahqeq

HEC "Y" Category

ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935

Vol. 05, Issue. 01, June 2026

Page. 132-146

اس ایک لڑکی کا جسم

خود میرا ہی بدن ہے

وہ ایک لڑکی

جو میرے اپنے گئے جنم کی مدھر صدا ہے!(۸)

پروین شاکر کی شاعری میں پدر سری نظام اور اس سے وابستہ سماجی رویوں کا اظہار بھی نمایاں طور پر ملتا ہے۔ انھوں نے براہِ راست سیاسی یا انقلابی انداز اختیار کرنے کے بجائے عورت کی روزمرہ زندگی، جذباتی تجربات اور سماجی مسائل کے ذریعے ان رویوں کو اجاگر کیا ہے جو عورت کی آزادی اور شناخت کو متاثر کرتے ہیں۔ روایتی معاشرے میں عورت سے مخصوص کرداروں اور رویوں کی توقع کی جاتی ہے۔ اسے خاموشی، برداشت اور قربانی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ پروین شاکر نے اپنی شاعری میں ان سماجی رویوں کو موضوع بنایا اور عورت کے اندر موجود احساسِ محرومی، تنہائی اور ذہنی کشمکش کو بیان کیا۔ ان کی شاعری میں عورت صرف حالات کا شکار نہیں بل کہ اپنے وجود کا شعور رکھنے والی ہستی ہے۔ بروین شاکر نے مرد بالادستی پر مبنی ان رویوں کو بھی نمایاں کیا جہاں عورت کے جذبات اور خواہشات کو اکثر ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔ ان کے شعری کردار معاشرتی بندشوں کا احساس رکھتے ہیں اور اپنی ذات کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ یہی احساس ان کی شاعری میں مزاحمت اور خود آگاہی کی بنیاد بنتا ہے۔ تاہم پروین شاکر کی تانیثی فکر محض احتجاج یا مخالفت تک محدود نہیں۔ وہ معاشرتی مسائل کو انسانی احساسات اور رشتوں کی پیچیدگیوں کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ ان کے ہاں مقصد مرد کی نفی نہیں بل کہ عورت کے وجود، وقار اور مساوی انسانی حیثیت کا اعتراف ہے۔ نظم " تقیہ " میں اختتامی کچھ مصرعے ملاحظہ کریں:

تو ساتھ میں ایک ایک کا شجرۂ نسب بھی روانہ کرنا

اور ان کے ہم راہ سرد پتھر میں چننے دینا

کہ آج سے جب

ہزارہا سال بعد ہم بھی

کسی زمانے کے ٹیکسلا یا ہڑپہ بن کر تلاشے جائیں

تو اس زمانے کے لوگ

ہم کو

Gohar-e-Tahqeeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

کہیں بہت کم نسب نہ جانیں(۹)

پروین شاکر کی شاعری میں پدر سری نظام کے اثرات کا مطالعہ عورت کے سماجی مقام، جذباتی مسائل اور شناخت کے تناظر میں کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے نرم اور جمالیاتی اسلوب میں ان معاشرتی رویوں کی نشاندہی کی جو عورت کی آزادی اور شخصیت کی تشکیل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ "نئے سال کی پہلی نظم" میں اسلوب دیکھیے:

اندیشوں کے دروازوں پر
کوئی نشان لگاتا ہے
اور راتوں رات تمام گھروں پر
وہی سیاہی پھر جاتی ہے
دکھ کا شب خوں روز ادھورا رہ جاتا ہے
اور شناخت کا لمحہ بیتتا جاتا ہے(۱۰)

پروین شاکر کی شاعری کا ایک نمایاں وصف عورت کے جذبات اور داخلی کیفیات کی مؤثر ترجمانی ہے۔ انھوں نے عورت کے ان احساسات کو شعری زبان عطا کی جنھیں اکثر روایتی معاشرتی اقدار کے باعث اظہار کا موقع نہیں ملتا تھا۔ ان کی شاعری میں عورت کی خوشی، اداسی، انتظار، تنہائی، محبت اور محرومی جیسے جذبات نہایت گہرائی کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ پروین شاکر نے عورت کے باطن کو موضوع بنا کر یہ واضح کیا کہ عورت بھی ایک حساس اور احساس رکھنے والی شخصیت ہے جس کے اپنے خواب، خواہشات اور جذبات ہوتے ہیں۔ ان کی شاعری میں عورت کا دکھ صرف ذاتی دکھ نہیں رہتا بلکہ وہ ایک وسیع سماجی تجربے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ رشتوں کی پیچیدگیاں، محبت میں ناکامی، سماجی توقعات اور جذباتی محرومیاں ان کی شاعری میں نمایاں ہیں۔ دو اشعار دیکھیے:

اس کو نہ پا سکے تھے جب دل کا عجیب حال تھا
اب جو پلٹ کے دیکھیے بات تھی کچھ محال بھی
میری طلب تھا ایک شخص وہ جو نہیں ملا تو پھر
ہاتھ دعا سے یوں گرا بھول گیا سوال بھی(۱۱)

Gohar-e-Tahqeeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

ان کے شعری اظہار میں داخلی کرب ایک اہم عنصر ہے۔ یہ کرب کسی کمزوری کی علامت نہیں بل کہ عورت کے شعور اور حساسیت کا اظہار ہے۔ پروین شاکر کی عورت حالات کو محسوس کرتی ہے، سوال اٹھاتی ہے اور اپنے وجود کی اہمیت کو سمجھتی ہے۔ یہی شعوری کیفیت ان کی شاعری کو تانیثی تناظر میں اہم بناتی ہے۔ پروین شاکر نے عورت کے جذبات کو محض جذباتیت تک محدود نہیں رکھا بل کہ انہیں فکری معنویت عطا کی۔ ان کے ہاں تنہائی، انتظار اور محرومی جیسے تجربات عورت کی شناخت اور سماجی مقام سے جڑ جاتے ہیں۔ اس طرح ان کی شاعری عورت کے داخلی جہان کی ایسی تصویر پیش کرتی ہے جس میں احساس کے ساتھ شعور بھی شامل ہے۔

پروین شاکر کی شاعری میں عورت کے جذبات اور داخلی کرب کا اظہار تانیثی شعور کی ایک اہم جہت ہے، جہاں عورت اپنی ذات، احساسات اور تجربات کے ساتھ ایک مکمل انسانی وجود کے طور پر سامنے آتی ہے۔ پروین شاکر کی شاعری میں آزادیِ نسواں اور خود مختاری کا تصور ایک اہم فکری پہلو کے طور پر موجود ہے۔ ان کے ہاں عورت کو محض روایتی کرداروں تک محدود نہیں کیا گیا بل کہ اسے ایک باشعور، خود اعتماد اور اپنی ذات کا احساس رکھنے والی شخصیت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پروین شاکر کی شاعری عورت کے اس حق کو اجاگر کرتی ہے کہ وہ اپنے جذبات، خیالات اور فیصلوں کے اظہار میں آزاد ہو۔ روایتی معاشرتی نظام میں عورت سے اکثر خاموشی، صبر اور قربانی کی توقع کی جاتی ہے، لیکن پروین شاکر کی شاعری میں عورت اپنی ذات کی اہمیت کو محسوس کرتی ہے۔ وہ محبت، رشتوں اور معاشرتی تعلقات میں اپنی شناخت برقرار رکھنے کی خواہش رکھتی ہے۔ یہی احساسِ خودی اور اپنی ذات کا ادراک آزادیِ نسواں کے تصور کو مضبوط بناتا ہے۔ پروین شاکر کی شاعری میں آزادی کا مطلب محض سماجی پابندیوں سے نجات نہیں بل کہ ذہنی اور جذباتی آزادی بھی ہے۔ ان کے ہاں عورت اپنے احساسات کو دبانے کے بجائے ان کا اظہار کرتی ہے اور اپنی شخصیت کو مکمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ محبت کرتی ہے، مگر اپنی عزتِ نفس اور انفرادی حیثیت کو برقرار رکھتی ہے۔

ان کی شاعری میں خود مختاری کا تصور اس بات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ عورت اپنے فیصلوں، خواہشات اور جذبات کے بارے میں شعور رکھتی ہے۔ وہ معاشرتی رویوں کو قبول کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر غور بھی کرتی ہے اور اپنی ذات کے احترام کو اہمیت دیتی ہے۔ اس طرح پروین شاکر کی شاعری میں آزادیِ نسواں کسی انتہا پسندانہ بغاوت کے بجائے عورت کے انسانی وقار، خود آگاہی اور مساوی حیثیت کے احساس سے وابستہ ہے۔ یہی پہلو ان کی شاعری کو تانیثی فکر کے قریب لے آتا ہے اور اُردو ادب میں ان کے منفرد مقام کا سبب بنتا ہے۔ لیکن محبت میں پیش آنے والے وہ معاملات جن میں محبوب کی بے وفائی کا ذکر ہو اور جس میں جسمانی لذت کا بیان بے باک انداز میں کیا ہو وہ بھی پروین شاکر کی اہم خاصیت ہے۔ جدید دور کے میکانکی محبت کا ایک عکس اس کی نظم "ڈیوٹی" میں ملتا ہے۔

جان

Gohar-e-Tahqeeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

مجھے افسوس ہے
تم سے ملنے شاید اس ہفتے بھی نہ آسکوں گا
بڑی اہم مجبوری ہے
جان
تمہاری مجبوری کو
اب تو میں بھی سمجھنے لگی ہوں
شاید اس ہفتے بھی
تمہارے چیف کی بیوی تنہا ہو گی!(۱۲)

پروین شاکر کی شاعری کی ایک اہم خصوصیت اس کی تانیثی جمالیات ہے، جس میں زبان، اسلوب، علامات اور استعارات کے ذریعے عورت کے احساسات اور تجربات کو منفرد انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان کی شاعری میں نسائی احساس کی لطافت، جذبات کی گہرائی اور اظہار کی شائستگی نمایاں ہے۔ انہوں نے روایتی شعری زبان میں عورت کے داخلی تجربات کو شامل کر کے اُردو شاعری کو ایک نیا اسلوب عطا کیا۔ پروین شاکر کی زبان سادہ، دلنشیں اور جذباتی تاثیر سے بھرپور ہے۔ ان کے ہاں الفاظ کا انتخاب عورت کی داخلی کیفیتوں، محبت، انتظار، تنہائی اور احساسِ محرومی کو مؤثر انداز میں پیش کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں نسائی لہجہ نمایاں ہے جو عورت کے جذبات کو براہِ راست اور فطری انداز میں بیان کرتا ہے۔ علامتی سطح پر بھی پروین شاکر کی شاعری اہمیت رکھتی ہے۔ خوشبو، پھول، بارش، آئینہ، موسم اور فطرت سے وابستہ مختلف علامتیں ان کے شعری نظام میں عورت کے جذبات، خوابوں اور احساسات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ علامات محض حسن و جمال کی عکاس نہیں بل کہ عورت کی داخلی دنیا اور اس کے تجربات کی ترجمان بھی ہیں۔ نظم "تاج محل" کا ان کا انداز ملاحظہ ہو:

سنگ مرمر کی خنک بانہوں میں
حسن خوابیدہ کے آگے مری آنکھیں شل ہیں
گنگ صدیوں کے تناظر میں کوئی بولتا ہے
وقت جذبے کے ترازو پہ زر و سیم و جواہر کی تڑپ تولتا ہے!
ہر نئے چاند پہ پتھر وہی سچ کہتے ہیں

گوہر تحقیق
شعبہ اردو
گورنمنٹ صادق کالج ویمن
یونیورسٹی بہاولپور

Gohar-e-Tahqeeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

اسی لمحے سے دمک اٹھتے میں ان کے چہرے
جس کی لو'عمر گئے 'اک دلِ شب زاد کو مہتاب بنا آئی تھی!
اسی مہتاب کی اک نرم کرن
سانچۂ سنگ میں ڈھل پائی تو
عشق رنگ ابدیت سے سرافراز ہوا
کیا عجب نیند ہے
جس کو چھو کر
جو بھی آتا ہے کھلی آنکھ لیے آتا ہے
سو چکے خواب ابد دیکھنے والے کب کے
اور زمانہ ہے کہ اس خواب کی تعبیر لیے جاگ رہا ہے
اب تک!(۱۳)

اسلوبی اعتبار سے پروین شاکر نے روایت اور جدت کا امتزاج پیش کیا۔ انھوں نے غزل کی روایتی ہیئت کو برقرار رکھتے ہوئے اس میں عورت کے نئے تجربات اور احساسات شامل کیے۔ ان کی شاعری میں نرم لہجے کے ساتھ فکری گہرائی بھی موجود ہے، جو اسے محض جذباتی اظہار کے بجائے ایک سنجیدہ ادبی تجربہ بنا دیتی ہے۔ یوں پروین شاکر کی تانیثی جمالیات کا بنیادی وصف یہ ہے کہ وہ نسائی احساس کو جمالیاتی حسن، فکری شعور اور فنی مہارت کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ ان کی زبان اور اسلوب عورت کے وجود، احساس اور شناخت کی نمائندگی کرتے ہیں، جس سے ان کی شاعری اُردو ادب میں ایک منفرد مقام حاصل کرتی ہے۔

پروین شاکر کی شاعری کا تانیثی مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ ان کی تخلیقات میں عورت کے وجود، احساسات اور سماجی مسائل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ انھوں نے اُردو شاعری میں عورت کے تجربے کو ایک نئی آواز دی اور ان موضوعات کو شعری اظہار بخشا جو طویل عرصے تک نظر انداز کیے جاتے رہے۔ ان کی شاعری میں عورت اپنی ذات، جذبات اور شناخت کے ساتھ ایک مکمل انسانی وجود کے طور پر سامنے آتی ہے۔ تنقیدی زاویے سے دیکھا جائے تو پروین شاکر کی تانیثیت کا امتیاز یہ ہے کہ وہ عورت کے مسائل کو محض احتجاجی انداز میں پیش نہیں کرتیں بل کہ انہیں جمالیاتی اور انسانی تناظر میں بیان کرتی ہیں۔ ان کے ہاں عورت کی محرومی، تنہائی اور جذباتی کشمکش کے ساتھ ساتھ اس کا شعور،

Gohar-e-Tahqeeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

خودداری اور اپنی شناخت کا احساس بھی موجود ہے۔ پروین شاکر کی شاعری میں محبت کے موضوع کو بھی تانیثی شعور کے تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ انھوں نے محبت کو صرف مرد کی نظر سے پیش ہونے والا جذبہ نہیں رہنے دیا بل کہ عورت کو بھی محبت کے تجربے میں فعال کردار دیا۔ ان کی شاعری میں عورت اپنی خواہشات اور احساسات کا اظہار کرتی ہے، جو اُردو شعری روایت میں ایک اہم تبدیلی کی علامت ہے۔ تاہم تنقیدی سطح پر یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ پروین شاکر کی تانیثیت زیادہ تر جذباتی اور داخلی تجربات کے گرد گھومتی ہے۔ وہ سماجی نظام کے خلاف براہِ راست نظریاتی یا سیاسی احتجاج کم کرتی ہیں، بل کہ عورت کے مسائل کو ذاتی تجربات، احساسات اور رشتوں کے حوالے سے بیان کرتی ہیں۔ یہی ان کی تانیثی فکر کا مخصوص انداز ہے۔ مجموعی طور پر پروین شاکر کی شاعری میں تانیثی شعور عورت کی شناخت، جذباتی آزادی، خود آگاہی اور سماجی شعور کے امتزاج سے تشکیل پاتا ہے۔ انھوں نے اُردو شاعری میں نسائی اظہار کو نہ صرف وسعت دی بل کہ عورت کے داخلی تجربے کو ادبی وقار بھی عطا کیا۔

پروین شاکر کی شاعری میں تانیثی شعور ایک نمایاں اور اہم فکری عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے عورت کے داخلی احساسات، جذباتی تجربات، سماجی مسائل اور شناخت کے سوالات کو مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔ تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ پروین شاکر نے اُردو شاعری میں عورت کو محض محبوبہ کے روایتی کردار سے نکال کر ایک خود آگاہ اور باوقار فرد کے طور پر پیش کیا۔ ان کی شاعری میں عورت اپنے جذبات کا اظہار کرتی ہے، اپنی ذات کو پہچانتی ہے اور معاشرتی رویوں کے بارے میں شعور رکھتی ہے۔ پروین شاکر کی تانیثیت احتجاجی نعروں کے بجائے شعری لطافت، جذباتی گہرائی اور فکری شعور کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے محبت، تنہائی، محرومی اور رشتوں کے مسائل کو عورت کے نقطۂ نظر سے بیان کر کے اُردو شاعری میں ایک منفرد نسائی آواز پیدا کی۔ پروین شاکر کی شاعری میں آزادیِ نسواں کا تصور عورت کی خود مختاری، عزتِ نفس اور اپنی شناخت کے احساس سے وابستہ ہے۔ ان کی شاعری عورت کو ایک مکمل انسانی وجود کے طور پر تسلیم کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ پروین شاکر اُردو ادب میں تانیثی شعور کی ایک اہم نمائندہ شاعرہ ہیں، جنھوں نے اپنی تخلیقات کے ذریعے عورت کے احساسات، مسائل اور وجودی تجربات کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا۔ نظم "جزیہ" دیکھیے:

گڑیا سی یہ لڑکی
جس کی اجلی ہنسی سے
میرا آنگن دمک رہا ہے
کل جب سات سمندر پار چلی جائے گی

Gohar-e-Tahqeq
HEC "Y" Category
ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935
Vol. 05, Issue. 01, June 2026
Page. 132-146

اور ساحلی شہر کے سرخ چھتوں والے گھر کے اندر
پورے چاند کی روشنی بن کر بکھرے گی
ہم سب اس کو یاد کریں گے
اور اپنے اشکوں کے سچے موتیوں سے
ساری عمر
اک ایسا سود اتارتے جائیں گے
جس کا اصل بھی ہم پر قرض نہیں تھا!(۱۴)

پروین شاکر کی شاعری میں تانیثی شعور کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ انھوں نے اُردو شاعری میں عورت کے احساس، شناخت اور تجربے کو ایک نئی فکری جہت عطا کی۔ ان کی شاعری میں عورت محض حسن و محبت کی علامت نہیں بل کہ ایک باشعور، حساس اور خود آگاہ شخصیت کے طور پر سامنے آتی ہے۔ انھوں نے عورت کے داخلی مسائل، جذباتی کیفیات اور سماجی تجربات کو نہایت مؤثر اور فنکارانہ انداز میں پیش کیا۔ پروین شاکر کی تانیثی فکر کا بنیادی امتیاز یہ ہے کہ انھوں نے عورت کی آواز کو شعری اظہار کا وسیلہ بنایا۔

ان کے ہاں محبت، جدائی، تنہائی، محرومی اور سماجی پابندیوں جیسے موضوعات صرف جذباتی معاملات نہیں بل کہ عورت کی شناخت اور وجود سے وابستہ مسائل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کی شاعری میں عورت کی آزادی کا تصور مغربی نظریات کی محض تقلید نہیں بل کہ اُردو معاشرتی اور ثقافتی پس منظر میں عورت کے وقار، خود آگاہی اور جذباتی خود مختاری سے جڑا ہوا ہے۔ پروین شاکر نے نرم اور دلنشیں اسلوب میں ان مسائل کو پیش کیا جو عورت کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ پروین شاکر کی شاعری اُردو ادب میں نسائی اظہار کی ایک اہم مثال ہے۔ انھوں نے عورت کے احساسات کو زبان دی، اس کی ذات کو شعری اہمیت عطا کی اور اُردو شاعری میں تانیثی شعور کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی شاعری آج بھی عورت کی شناخت، احساس اور وجود کے سوالات کو سمجھنے کے لیے ایک اہم ادبی حوالہ رکھتی ہے۔

Gohar-e-Tahqeeq

HEC "Y" Category

ISSN E: 2957-9155/ ISSN P: 2958-0935

Vol. 05, Issue. 01, June 2026

Page. 132-146

حوالہ جات

۱۔ پروین شاکر، خوشبو، ایم۔ آر پبلی کیشنز، نئی دہلی، ۲۰۱۵ء، ص:۱۶۰

۲۔ پروین شاکر، خوشبو ایضاً، ص:۳۹

۳۔ ایضاً، پروین شاکر، خوشبو، ص:۴۴

۴۔ پروین شاکر، صد برگ، پیش لفظ، غالب پبلشرز، لاہور، ۱۹۸۱ء، ص:۱۳

۵۔ پروین شاکر، کلیاتِ پروین شاکر، فرید بک ڈپو پرائیوٹ لمیٹڈ، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء، ص:۳۰۶

۶۔ ایضاً، ص:۲۹

۷۔ ایضاً، ص:۴۷

۸۔ ایضاً، ص:۴۱

۹۔ پروین شاکر، صد برگ، ص:۱۳۶

۱۰۔ پروین شاکر، خود کلامی، حسامی بک ڈپو، حیدر آباد، ۱۹۹۳ء، ص:۳۶

۱۱۔ ایضاً، ص:۱۰-۹

۱۲۔ پروین شاکر، ماہِ تمام، ص:۱۲۴

۱۳۔ پروین شاکر، صد برگ، ص:۱۵۹-۱۶۰

۱۴۔ ایضاً، ص:۱۹۸